چہ گویم باتو گرآئی چہادر قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی ۔ شفا بینی غرض دارالامان بینی

معہ ضمیمہ درس قرآن شریف

مورخہ ۲۲ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۲۲ ماگھ ۱۹۶۷ بکرمی

جلد ۹

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تجارت کا راز

بے کاروں کو مژدہ

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوشخبری سے آگاہی ہو کہ اب میں نے دیسی ہر قسم اعلیٰ بغیر امداد آلات و کسی وجہ صرف دس منٹ میں سکھلانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے یہ کام بیس پچیس روپیہ کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو معاہدہ اقرار پرنیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی ۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب نقد روپیہ اول روانہ کریں خرچ وی پی وغیرہ سے بچ سکتے ہیں (۳) وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا پتہ صاف ہو ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب کسی اور کو نہ سکھلائی جاویگی غریب احمدی اصحاب کو فیس میں مرکی رعایت ہوگی (۵) اگر مصالح تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵۵ من طیار کر لو ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین مینیجر ۔ احمدی ۔ موضع جھنڈ والی رسب آفس کھورٹ یالوالہ ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

مجموعہ فتاوے احمدیہ

عالم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے ہیں ان کو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگاروں میں سے ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں ۔ قیمت ہر سہ حصہ عہ ہے ۔ ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار بدر ۔ قادیان ضلع گورداسپور

دفتر اخبار بدر سے خرید فرماویں

شہادت الفرقان ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ قیمت ۴ر

معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح ۔ آیت استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت صرف ۶ر آئینہ صداقت ۔ حضرۃ اقدس کی وفات پر عجیب رسالہ ۲ر

جمعہ کا خطبہ

(فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۱ء)

سورۃ والعصر پڑھ کر فرمایا ۔ دو صحابی آپس میں ملتے تھے ۔ تو کم از کم اتنا شغل کر لیتے تھے کہ اس سورۃ کو باہم سنا دیں سو اس نیت سے کہ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی ماتحت رضامندی کا حصہ مجھے بھی مل جاوے ۔ میں بھی تمہیں یہ سورۃ سناتا ہوں ۔

عصر کہتے ہیں زمانہ کو جو ہر آن گھٹتا جاتا ہے ۔ دیکھو میں کھڑا ہوں ۔ جو فقرہ بولا اب اس کے بولنے کا پھر وقت کہاں ہے ہر قسم ہمیشہ شاہد کے رنگ میں ہوتی ہے ۔ گویا بدیہیات سے نظریات کے لئے ایک گواہ ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی عمر گھٹ رہی ہے جیسے کہ زمانہ کو بیچ کر رہا ہے ۔ عصر کی شہادت میں ایک یہ نکتہ معرفت بھی ہے ۔ زمانہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں جیسا کہ بعض قوموں کا قاعدہ ہے فارسی لٹریچر میں خصوصیت سے یہ برائی پائی جاتی ہے اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے ۔ لاتسبوا الدھر ۔ خدا جس کو گواہی میں پیش کرے وہ ضرور عادل ہے زمانہ برا نہیں ہمارے افعال برے ہیں ۔ جن کا خمیازہ زمانہ میں ہم کو اٹھانا پڑتا ہے ۔

عصر سے مراد نماز عصر بھی ہے اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ جیسے شریعت اسلام میں نماز عصر کے بعد کوئی فرض ادا کرنے کا وقت نہیں اسی طرح ہر زمانہ عصر کے بعد کا وقت ہے ۔ جو پھر نہیں ملیگا ۔ اسکی قدر کرو ۔

عصر کے معنے نچوڑنے کے بھی ہیں گویا تمام خلاصہ اس سورت میں بطور نچوڑ کے رکھدیا ہے ۔

غرض عصر کو گواہ کر کے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ ایک برف کا تاجر ہے جو بات لڑکپن میں ہے وہ جوانی میں نہیں ۔ جو جوانی میں ہے وہ بڑھاپے میں نہیں پس وقت کو غنیمت سمجھو ائمہ نے بحث کی ہے کہ جو نماز عمداً ترک کی جاوے اس کی تلافی کی کیا صورت ہے سوچی بات یہی ہے کہ اس کی کوئی صورت سوائے استغفار کے نہیں ۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اس خسر کی تلافی کے لئے فرماتا ہے ۔ کہ ایک تو ایمان ہو ۔ جس کا اصل الاصول ہے ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اسی واسطے میری آرزو

(کتبہ عاجز محمد سرور لعفہ)

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپ کر شائع ہوا ۔

ہے کہ ہمارے واعظ اوان کے واعظ ہون کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے ایمان کیا ہے۔ اللہ کو ذات مین سب سے ہمتا۔ صفات مین یکتا افعال مین لیس کمثلہ یقین کیا جاوے چونکہ اس کے ارادون کے پہلے مظہر ملائکہ ہین اس لئے ان کی تحریک کو تسلیم کیا جاوے۔ برہمو جو قوم ہے یہ بڑے بری زبان کے لوگ ہین اسلام کے سخت دشمن ہین۔ مین حیران ہوتا ہون۔ جب لوگ کہتے ہین کہ یہ بڑے اچھے ہوتے ہین۔ یہ تو تمام انبیاء کو مفتری قرار دیتے ہین اس سے بڑھ کر اور کوئی گالی کیا ہوسکتی ہے کہ خدا کے راستبازون کو مفتری سمجھا جاوے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً۔ ایک برہمو سے مین نے انبیاء کے دعوے وحی حق کے بارے مین پوچھا تو اس نے کہا دروغ مصلحت آمیز۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس قوم کو انبیاء کی نسبت کیسا گندہ خیال ہے یہ لوگ اللہ کی صفات مین سے ایک صفت یرسل رسولاً اور اس کے متکلم ہونے کے قائل نہین۔ اور ملائکہ کا نام شرک ٹھہراتے ہین حالانکہ خدا نے انہین عباد مکرمون فرمایا ہے اور جن پر وہ نازل ہوتے ہین ان کی نسبت فرمایا۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ پھر جزا و سزا کا ایمان ہے جو بہت سی نیکیون کا سرچشمہ ہے ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ تو ابد الآباد غیر منقطع عذاب کے قائل نہین۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آخر ہم بھی تمہارے ساتھ آملین گے۔ بازار مین جارہے تھے۔ مین نے کہا کہ روپے لو اور دو جوتے کھالو۔ مجھے کوئی جانتا ہے نہ تمہین۔ اوس نے قبول نہ کیا۔ کہ میری ہتک ہوتی ہے مین نے کہا پھر جہان اولین آخرین جمع ہون گے وہان یہ بے عزتی کیسے گوارا کرسکو گے۔

پھر ایمان بالقدر تمام انسانی بلند پروازیون کی جڑ ہے کیونکہ جب یہ یقین ہو کہ ہر کام کوئی نتیجہ رکھتا ہے تو انسان سوچ سمجھ کر عاقبت اندیشی سے کام کرتا ہے۔ دیکھو اماطة الاذی عن الطریق۔ بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس سے انگریز قوم نے خصوصیت سے فائدہ اٹھایا ہے پشاور سے کلکتہ تک رستہ صاف کیا تو کیا کچھ پایا۔ مسلمان اگر مسئلہ قدر پر ایمان مستحکم رکھتے تو ہمیشہ خوشحال رہتے۔ پھر جیسا ایمان ہو اسی کے مطابق اس کے اعمال صالحہ ہون گے۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اخلاق فاضلہ۔ بدیون سے بچنا۔ یہ سب ایمان کے نتائج ہین۔

پھر اسی پر مومن سبکدوش نہین بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو حق پایا ہے اُسے دوسرون کو بھی پہونچائے۔ اور اس حق پہونچانے مین جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کرے اور صبر کی تعلیم دے۔ صوفیاء مین ایک ملامتی فرقہ ہے وہ بظاہر ایسے کام کرتا ہے جس سے لوگ ملامت کرین۔ رنڈیون کے گھر مین کسی دوست کے سامنے چلے جائین گے وہان جاکر پڑہین گے۔ قرآن شریف اور نماز۔ مگر رات وہین بسر کرین گے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ آمر بالمعروف اور ناہی عن المنکر ملامتی فرقہ ہوتا ہے۔ جب مومن کسی کو بری رسوم و عادات کی ظلمت سے روکیگا تو تاریکی کے فرزندون سے ملامت سنیگا۔ میرا حال دیکھ لو کہ ملامتی فرقے والے مجھ سے زیادہ بدنام ہوسکتے ہین۔ ہرگز نہین۔ پس مومن کو کسی فرقے مین داخل ہونے کی ضرورت نہین بلکہ وہ حق کا مبلغ اور اس پر مستقل مزاجی اور استقامت سے قائم رہے پھر وہ ہر قسم کے دنیا و آخرت کے خسران سے محفوظ رہے گا۔

انجمن صادقین

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک انجمن بنائی ہے جس کے ممبرون سے وعدہ لیا جاتا ہے کہ کبھی جھوٹھ نہ بولین گے کیا ہی عمدہ بات ہے۔ مگر مولوی صاحب سے ایک بات ضرور قابل دریافت ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے پانچسال پہلے عدالت مین ایک گواہی دیتے ہوئے جو آپنے یہ قرار دیا تھا کہ شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقوےٰ مین کوئی فرق نہین آتا گویا جھوٹھ بھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو کیا اب آپنے اپنے اس عقیدہ سے رجوع کرلیا ہے اور توبہ کی ہے اگر یہ بات ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے اس انجمن کو خوب فروغ دینا چاہیئے۔ خدا صادق کے ساتھ ہے لیکن اگر یہ صرف ہاتھی کے دانت ہین۔ لوگون سے اقرار اور لئے جاتے ہین اور اپنا عقیدہ کچھ اور ہے۔ تو پھر یہ ایک غلطی پر دوسری غلطی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہین ہوسکتا۔

ارشادات نبوی کا سلسلہ اخبار مین ہونا چاہیئے؟

مولوی محمد یحییٰ صاحب دانہ سے تحریر فرماتے ہین یہ بدر مین ارشادات نبوی کے کالم کھولنے کی جو تجویز منظور ہوئی ہے میرے خیال مین اس کی کچھ بھی ضرورت نہین ہے اس وقت اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی جن احادیث بخاری و مسلم وغیرہ پر تمسخر اڑا رہا ہے ان کا جواب باصواب دیا جاوے۔ جو ضروری بھی ہے۔ نیز ارشادات نبوی پر عمل کرنے والون کے لئے ہزارون کتابین اردو مین موجود ہین۔"

درخواست جنازہ

قاضی محمد عالم صاحب اپنے مرحوم دادا قاضی غلام داؤد صاحب کے واسطے جو تہجد خوان نمازی اور حاجی حرمین تھے اور ۹۰ سال کی عمر مین فوت ہوئے ہین احباب سے دعائے جنازہ کی درخواست کرتے ہین۔

مُبارک

برادرم بابو فخر الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت نے نام محمد اسمٰعیل رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت اور نیکی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے

مستعمل ٹکٹ

ہمارے پاس افریکہ و یورپ آسٹریلیا وغیرہ ممالک کے کچھ مستعمل ٹکٹ ہین اگر کسی کو ضرورت ہو تو منگوا سکتے ہین۔

قلاقند

برادر محمد عثمان بارن ہوس بے پورے جس قلاقند کا اشتہار دیا تھا۔ وہ ہم نے بہی کہا کے دیکھی واقعی مزیدار ہے اور عمدہ خالص بنی ہوئی ہے جیسی عام دکانون سے نہین ملسکتی۔

علمی جنتری

سید محمد عبد اللہ علم۔ کوٹھی نارائن لاہور ہر سال ایک جنتری شائع کرتے ہین۔ اس سال جفر۔ رمل۔ نجوم۔ انقلاب ٹرکی۔ سلاطین اسلامیہ کے متعلق بہت عمدہ معلومات جمع کئے ہین شائقین ضرور منگوالین۔

تہائی قیمت کا راز

ایک صاحب ہم سے پوچھتے ہین کہ پیسہ اخبار تہائی قیمت پر کتابین دے کر کیون کر نقصان برداشت کرتا ہے۔ اس کے جواب مین عرض ہے۔ کہ ہر کسے مصلحت خویش نکو مے داند۔

قابل توجہ اہل اسلام مسافر آگرہ کی شرارت

تیرہ سو سال سے قرآن مجید کا یہ دعوےٰ ہے کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یہ دعویٰ ہے اور اس کے ساتھ پیشگوئی کے رنگ مین فرمایا ولن تفعلوا۔ چنانچہ تمام فصحاء عرب جو غیر ممالک کے رہنے والون کو اپنے مقابل مین عجمی سمجھتے تھے اس کے معارضہ سے عاجز رہے اس کے بعد زمانے نے پرلے درجہ کی ترقی کی مگر کوئی مذہب ایسی صداقت نہ پیش کرسکا جو قرآن مجید مین نہ ہو اور ضرور تہا کہ ایسا ہو کیونکہ ؎

نبا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اُسپہ آسان ہے

مصنوعی اور قدرتی مین یہی فرق ہے وہ تو خدا کا کلام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام۔ احمد نام (علیہ السلام) نے پرتحدی عربی کتابین شائع کین اور دس دس ہزار روپیہ انعام مقرر کرکے مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ کوئی ایسی فصیح و بلیغ پرمعارف کتاب لکھدے مگر کوئی نہ لکھ سکا۔ باوجود اس صورت حالات کے مین دیکھتا ہون کہ بعض آریون نے جہان کل شرفاء کی دل آزاری کا ٹھیکہ لیا ہے وہان اپنے پروگرام مین یہ بات بھی شامل کرلی ہے کہ قرآن کا جواب نہین دیا جاسکتا تو اس کا مونہہ چڑائین۔ اگر متانت شرافت سے کوئی اعتراض وہ کرین یا مقابلہ پر آئین تو ہمین کوئی شکایت نہین مگر شرارت تو دیکھئے کہ چند غیر ذمہ دار لونڈون کو مقرر کردیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی نقلین لگائین۔ پہلے ایک شخص عبد السلام کے نام سے ایسی بکواس شائع ہوتی رہی اور مسلمانون نے اس پر کوئی نوٹس نہ لیا مگر اب غلام حیدر کے نام سے یہ تراشہ فائی شروع کی ہے اور سورتون کا نام بمبئیہ اور کلکتیہ لکھ کر پھر کچھ غلط فقرات لکھے ہین اور اس طرح پر قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا ہے۔ ہم آریہ سماج کے ذمہ وار پردھان

قرآن الفجر

ان قرآن الفجر کان مشھوداً

(امیر المومنین)

سیروا فی الارض بعض لوگون کے دماغ مین ایک چکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ سیر و سیاحت مین مشغول رہتے ہین مگر اس مقصد کو مدنظر رکھکر سفر نہین کرتے۔ جو قرآن مجید مین ہے اور وہ یہ ہے۔ ثم انظروا کیف کان عاقبة المکذبین

کتب علی نفسہ الرحمة ایک گروہ صوفیار کا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر کوئی چیز فرض و لازم نہین چاہے تو نبیاء کو دوزخ مین ڈالدے اور کفار کو بہشت مین۔ یہ کلمہ بے ادبی کا ہے اور یہ راہ الحاد کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا ہے۔ وکان حقاً علینا نصر المومنین۔ (۲) حضرت نبی کریم نے معاذ کو اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور اثنائے کلام مین فرمایا۔ ماحق العباد علی اللہ۔ بندون کے حقوق اللہ پر کیا ہین۔ (۳) اذان کے ساتھ اذان کے کلمات پڑھنے کا حکم ہے۔ صرف حی علی الفلاح مین اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہین صرف لاحول پڑھے۔ بعض یہ کہ وہ کلمات ہی دہرائے اور اذان کے بعد درود پڑھے۔ اور پھر دعا مانگے۔ اللھم رب ھذہ الدعوة التامة والصلوٰة القائمة آت محمدن الوسیلة والفضیلة وابعثہ مقاماً محمودن الذی وعدتہ۔

اس دعا کے نتیجہ مین لکھا ہے۔ وجبت لہ الشفاعة یہان وجوب کا لفظ ہے۔

وھو القاھر - یعنی فوق عبادہ۔ انسان تمام عناصر پر حکمران ہے۔ اور انسان پر اللہ تعالیٰ اور حکومت وہی کر سکتا ہے۔ جو حکمت سمجھے اور اس چیز کی حقیقت سے باخبر ہو۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ہر ایک انسان اپنے اور دوسرون کے بیٹون کو پہچانتا ہے اولاد اور مان باپ کے چہرون مین مابہ الاشتراک ایک ایسا امر پایا جاتا ہے جس سے پہچان لیا جاتا ہے کہ یہ اسی کے بیٹے ہین۔ اگرچہ مان کے متعلق ایک مخفی سی بدگمانی بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح صحف سابقہ کا معائنہ کرنے اور آپ کی تعلیم پر نظر کرنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ آپ مامور من اللہ ہین۔

اول المہاجرین کی پہلی آمد قادیان مین مین جب پہلے پہل قادیان مین آیا تو یکہ بان نے مجھے مرزا امام دین کی رہنمائی کی۔ کہ یہی مرزا صاحب ہین اس کو دیکھتے ہی میرے قلب پر کچھ ایسا انقباض طاری ہوا کہ مین نے کہاکہ اگر یہ مرزا ہے تو تم ٹھہرو۔ مین ابھی واپس جاؤن گا۔ وہان مین بیٹھ گیا مگر بادلِ ناخواستہ۔ اس نے خود ہی کہا آپ مرزا صاحب کو ملنا چاہتے ہین اس وقت میری جان مین جان آئی اور مین نے خدا کا شکر کیا ایک آدمی میرے ساتھ کیا۔ اور مین آپکے مکان پر پہونچا۔ معلوم ہوا کہ آپ عصر کیوقت مل سکین گے۔ چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیون سے اُترے۔ تو مین نے دیکھتے ہی دل مین کہاکہ بس یہ مرزا ہے اور اس پر مین سارا ہی قربان ہو جاؤن۔ آپ دور تک میرے ساتھ چلے گئے اور مجھے یہ بھی فرمایاکہ امید ہے کہ آپ جلد واپس آجادین گے (حالانکہ مین ملازم تھا اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہین تھا) چنانچہ پھر مین آگیا اور ایسا آیاکہ یہین کا ہو رہا۔ مومن مین ایک فراست ہوتی ہے۔

۲ - مین جب کوئی نکتۂ معرفت سُن لیتا ہون تو مجھے چین نہین آتا۔ جب تک اسے اپنے دُور کے رہنے والے بھائیون تک نہ پہونچالون۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس مین میری ذاتی غرض نہین ہوتی۔

حضرت امیر المومنین نے ۔۔۔۔ وکلمھم الموتیٰ کے بارے مین فرمایا۔ کوئی چالیس پچاس برس کی بات ہے۔ مین نے خواب مین ایک شخص کو موتیٰ مین دیکھا۔ جو بیمار معلوم ہوتا تھا۔ مین نے اسکی وجہ پوچھی تو اس نے کہاکہ فلان محبوبہ (جس کی شکل میرے سامنے کی گئی) کے عشق مین یہ حالت ہے۔ مین فاصلہ پر رہتا تھا۔ کچھ دنون بعد مجھے معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن وہ مرا۔ پھر مین نے اس کے عشق کے بارے مین اس کے ایک خاص دوست سے دریافت کیا تو اس نے بڑا تعجب کیا۔ وہ کہنے لگا اس بات کا علم سوائے میرے اور عاشق و معشوق کے اور کسی کو ہرگز نہین۔ کچھ دنون بعد مین نے لڑکیون مین اس لڑکی کو بھی پہچان دیا اور تصدیق بھی کرلی۔

دوم۔ ایک شرابی فاسق فاجر شخص کو مین نے بہشت اور غرفات آمنون مین دیکھا۔ مین نے ازراہ تعجب پوچھا تم بہشت مین کیسے آگئے تو اس نے کہاکہ خدا نے میری غریب الوطنی پر رحم کر دیا۔ ان کے گھر سے دریافت کیا تو انہین اس کی موت کا علم ہی نہ تھا یہی کہتے کہ کچہری گیا ہے اور واپس نہین آیا۔ آخر ایک اتفاقاً سیاح آئے تو انہون نے بتایاکہ وہ بمبئی سے پرے مرگیا ہے۔ اور حج کو جا رہا تھا اس وقت ان کے گھر والون کو علم ہوا اور مجھ سے مُردے نے پہلے بات کی۔ اللہ تعالیٰ مُردون سے بھی نصیحت اور صداقت کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

حشرنا علیھم کل شیء قبلاً۔ خدا تعالیٰ نے ہر بدی کی روک کا سامان اس دنیا مین رکھا ہوا ہے۔ اور وہ کئی طرح سے ہے۔ ویران گھر۔ خطرناک امراض کے گرفتار۔ وغیرذلک۔

ولتصغی الیہ۔ تاکہ جھکین اس کی طرف یقیناً یہی معنے ہین۔

آیت ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ہین۔ جو ازواج النبی کے بارے مین ہے ان لوگون نے بے ادبی کی جنہون نے اس کے معنے ٹیڑھے ہوگئے اور بدکار ہوگئے کے کئے ہین۔

الکتاب مفصلاً۔ مفصل یعنی عربی زبان مین دوسری جگہ فرماتا ہے ولا فصلت آیاتہ اعجمی و عربی۔ جس سے ثابت ہوا کہ عجمی مین تفصیل نہین۔

ان تطع اکثر من فی الارض۔ جھوٹ۔ غفلت۔ گمراہی سب بُری باتین کثرت سے ہین۔

وذروا ظاھر الاثم وباطنہ۔ اسکے میرے ذوقی معنے یہ ہین کہ آجکل یورپ امریکہ مین خدا سے ڈر کر گناہون سے نہین بچتے۔ بلکہ صرف یہ خیال رکھتے ہین کہ سوسائٹی کو پتہ نہ لگے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ باطن الاثم سے بھی بچو۔

المفتی ۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مال حد نصاب کو پہونچ جاوے تو جب تک حد نصاب مین رہے ہر سال کے بعد اس مین سے زکوٰة مقرر کا دینا بدلائل قرآن و حدیث مندرجہ ذیل فرض ہے۔

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وھم راکعون (۳) یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة ویطیعون اللہ ورسولہ۔ الآیة (س ع ۱۵) (۴) والذین یؤتون ما آتوا وقلوبھم وجلة انھم الی ربھم راجعون (س ۱۸ ع ۴) (۵) والذین یقیمون الصلوٰة ویؤتون الزکوٰة وھم بالآخرة ھم یوقنون (س ۹ ع ۲) الی غیرھا من الآیات۔ ان آیات مین مضارع کا صیغہ جو استمرار پر دلالت کرتا ہے بالصراحت دال ہے کہ مال جب حد نصاب کو پہونچ جائے تو فقط ایک ہی بار دلانے زکوٰة کافی نہین بلکہ اس پر استمرار ضروری ہے چنانچہ اقامت الصلوٰة کے واسطے بھی مضارع کا صیغہ اختیار کیا گیا ہے اور فرضیت استمرار صیام رمضان پر خود استمرار شہر دال ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ اور چونکہ آیت حج و حج البیت من استطاع الیہ سبیلا استمرار پر دلالت نہین رکھتی۔ اس لئے مستطیع السبیل الی البیت پر فقط ایک ہی بار حج کرنا فرض ہے۔ (۶) عن ابی ہریرہ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مامن صاحب کنز لا یؤدی زکوٰتہ الا احمی علیہ فی نار جھنم فیجعل صفائح فتکوی بھا جنباہ وجبھتہ حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم الا یطلع لھا بقاع قرقر کا وفر ما کانت تستن علیہ کلما مضت علیہ اخراھا ردت علیہ ......

کیا حضرت مرزا صاحب نے کسرِ صلیب کی

ضلع گوجرات سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ایک سوال لکھا ہے جو اصل بمعہ جواب فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔

سوال

حضرت خلیفۃ المسیح الموعودؑ۔ بعد ادائے آداب عرض خدمت ہے کہ مسیح موعود کی نسبت حدیث میں آچکا ہے کہ وہ صلیب کو توڑیگا اور حضرت مرزا صاحب کا کسر صلیب کرنا دلیل و حجت سے ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کے اعتقادی مکر کی تردید و تضلیل کی اور یہودیوں کا اعتقاد یہ تھا کہ مصلوب کی رُوح ملعون ہوتی ہے اور جن امور کے لحاظ سے مصلوب کی روح ملعون ہوتی ہے وہ تمام اُمور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر نعوذ باللہ واقع ہوئے۔ صرف جان ہی سلامت لے کر گئے۔ جو ان اُمور میں جن کے لحاظ سے مصلوب کی موت لعنتیوں کی موت سے شامل ہی نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو۔ تو نعوذ باللہ تمام مومن الیسی ہیں۔ یہ ایسی فاسد تفسیر ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کی ذات مقدس اور اس کے معصوم نبی کی ذات پر بڑا بھاری داغ آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کے اعتقادی مکر کی تردید نہیں کی بلکہ صرف ان کے اعتقاد کی تردید کی۔ تو مکروا ومکراللہ واللہ خیر الماکرین ومطہرک من الذین کفروا الخ وجاعل الذین اتبعوک۔ کے کیا معنے؟

جواب

از پیشگاہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب .... صاحب

بعد ما وجب آپکا کارڈ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہونچا جس میں آپنے دریافت فرمایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کس طرح کاسرِ صلیب ہوئے اور حضرت مسیح کے متعلق آیات کی تفسیر جو حضرت مرزا صاحب نے کی ہے اس کو آپنے فاسد قرار دیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس معاملہ میں غور اور توجہ سے کام نہیں لیا۔ آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے خیال میں کسی شخص کا ملعون ہونا۔ اسکے گرفتار کیا جانے۔ صلیب کا فتویٰ پانے اور صلیب پر باندھا جانے سے ثابت ہوجاتا ہے۔ خواہ بعد میں وہ شخص زندہ ہی رہے۔ ہم اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتے کہ آیا آپکا خیال صحیح ہے یا غلط۔ کیونکہ واقعہ صلیب کے موقعہ پر نہ آپ موجود تھے اور نہ آپکا کوئی ہمخیال ذی مقدرت تھا۔ لیکن ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا وہ دو قومیں جن کے درمیان یسوع کے نبی یا ملعون ہونے کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا اور اب تک ہے ان کا عقیدہ اس معاملہ میں کیا ہے کہ ملعون کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ کسرِ صلیب اس لحاظ سے ہو گی۔ کہ اہل صلیب کا عقیدہ کیا ہے نہ اس لحاظ سے کہ آپکا عقیدہ کیا ہے سو یہودیوں کے نزدیک ملعون ہونے کیواسطے صلیب پر موت ضروری تھی اور جیسا کہ انجیلوں سے ظاہر ہے وہ یسوع کی صلیبی موت کے خواہاں تھے چنانچہ واقعہ صلیب کے بعد بھی ان کو یہ فکر رہی کہ اس کی موت کا امر مشتبہ نہ ہو۔ اور اسی واسطے حاکم کے پاس آئے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کے شاگرد اسے قبر میں سے چُرا لے جاویں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ جی اُٹھا اس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ اس کی موت میں اسکا ملعون ہونا مانتے تھے نہ کہ صرف تکالیف اُٹھا کر بچ رہنے میں۔ ایسا ہی یسوعی صاحبان کا مسئلہ کفارہ مکمل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ یسوع مر کر ملعون اور جہنمی نہ بنے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ یہودیوں اور یسوعیوں ہر دو کے عقائد کے مطابق حضرت مسیح کو صلیب پر مر جانے کے فعل سے اسکا ملعون ہونا پورا ہوتا ہے نہ کہ اس کے صلیب پر سے بچ رہنے میں اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے یہ امر ثابت کردیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا۔ اپنی اس دُعا کے مطابق جو اس نے ساری رات رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور میں کی تھی اور جس کا ذکر کتاب عبرانیوں کے پانچویں باب میں بھی آیا ہے کہ اس کے تقویٰ کے سبب اسکی دُعا سُنی گئی پس جب کہ وہ صلیبی موت سے بچ گیا تو وہ ملعون نہ ہوا اور جیسا کہ لارڈ بشپ صاحب نے لاہور میں اپنے ایک لیکچر میں ہزاروں آدمیوں کے جلسہ میں فرمایا تھا کہ اگر یسوع صلیب پر مر نہیں گیا اور پھر تیسرے دن جی نہیں اُٹھا تو دین عیسوی ہیچ ہے۔ یسوع کے صلیبی موت کے ابطال کے ساتھ ہی دین یسوعی ہیچ اور باطل ثابت ہو گیا۔ سو جس بات کو خصم نے خود تسلیم کرلیا ہے کہ اس کے ثبوت سے دینِ یسوعی کی بیخ و بن اُکھڑ جاتی ہے اس کو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ اس سے کسرِ صلیب نہیں ہوئی۔ دینِ یسوعی کا بڑا مسئلہ کفارہ ہے اور کفارے کی چھت اس ایک ہی ستون پر کھڑی ہے جس کا نام ہے صلیبی موت۔ جب یہ ستون ٹوٹ گیا اور چھت خاک میں مل گئی۔ تو پھر تعجب ہے کہ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کسر صلیب نہیں کی۔

اور اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ ہو کہ یہودیوں کی کتاب میں یہ لکھا تھا کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے اور حضرت مسیح کاٹھ پر لٹکائے تو گئے خواہ مرے نہ ہوں وہ مصلوب ہو گئے تو یہ وسوسہ یہودیوں کی شریعت سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ توریت کتاب استثناء باب ۲۲ آیت ۲۲۔ جہاں یہ حکم ہے وہاں قتل اور موت کے الفاظ کاٹھ پر لٹکایا جانے کے ساتھ صاف درج ہیں۔ اور اسی آیت کے مطابق یسوع کو صلیب سے جلد اُتارنے کیواسطے کہا گیا تھا۔ کیونکہ اس آیت میں لکھا ہے کہ ایسے مقتول کی لاش رات بھر کاٹھ پر لٹکی نہ رہے ورنہ زمین ناپاک ہوجاتی ہے۔ لاش کا لفظ خود بتلا رہا ہے کہ مرنا لازمی رکھا گیا ہے اور یہودیوں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے آجکل بھی اس محاورہ کی تصدیق ہوتی ہے اخباروں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک شخص نے پھانسی پائی اس کے معنے یہی کئے جاتے ہیں کہ وہ گلے میں رسی ڈالنے کے ذریعہ سے قتل کیا گیا اور مر گیا۔ رسی یا لکڑی صرف ذرائع اور ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ سے موت وارد کی جاتی ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص مر نہیں جاتا اس کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ مصلوب ہوگیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص ملعون ہو سکتا ہے تو پھر مثلاً حضرت یوسفؑ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اس کے کپڑے اُتارے گئے۔ اُسے ننگا کیا گیا۔ اُسے تاریک کنوئیں میں ڈالا گیا۔ گویا وہ اپنی طرف سے تو قتل کر چکے تھے جیسا کہ یہود حضرت مسیح کو کر چکے تھے۔ مگر یوسفؑ بعینہٖ یسوع کی طرح موت کے مونہہ سے بچ رہا۔ یہودی عقائد کے مطابق حضرت یوسف کو کہیں (نعوذ باللہ) ملعون نہیں کہا گیا۔ حالانکہ یسوع سے بڑھ کر ایک ظلم حضرت یوسفؑ پر یہ ہوا کہ اُسے غلام بنایا گیا اور بنی اسمٰعیل اہل عرب کے ہاتھ بیچا گیا اور اس لحاظ سے بنی یوسف اہل عرب اسمٰعیلیوں کے غلام ہیں اور نسب نامہ متی کے مطابق یسوع بھی اسی یوسف کی اولاد میں سے تھا یہی راز ہے کہ حضرت مسیح موعود کا نام بھی اسی مماثلت کے سبب غلام احمد ہوا۔ پہلا مسیح بذریعہ اپنے نسب نامہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام زادہ تھا۔ پھر یہ تو آنحضرت کا خود غلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ٭ اس سے بہتر غلام احمدؐ ہے

یہی سبب ہے کہ حضرت عیسےٰ کا نام ابن مریم ہوا کیونکہ انہوں نے روحانیت میں انبیت کا مرتبہ طے کیا تھا اور رجولیت کے درجے کو حاصل نہ کیا تھا۔

الغرض وہ تمام تکالیف جو آپکے خیال کے مطابق لعنت کے مفہوم کے واسطے کافی ہیں حضرت یوسفؑ پر وارد ہوگئیں۔ لیکن اُسے کوئی ملعون نہیں کہتا۔ ملعون صرف اسے کہا جاتا ہے۔ جس پر کاٹھ پر لٹکنا اور وہیں مر جانا ہر دو باتیں وارد ہوں۔ پس سچی بات یہی ہے کہ جس طرح حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت سے کسر صلیب ہوتی ہے۔ اس طرح کسی اور بات سے نہیں ہوتی اور میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ حال میں ایک پرانی انجیل ظاہر ہوئی ہے جس کو بڑے بڑے پادری آج تک دباتے چلے آتے تھے۔ اس کا انگریزی ترجمہ اب امریکہ میں چھپ گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے۔ بیہوش ہو گئے تھے مگر اس وقت سب نے یہ خیال کیا کہ مر گئے

ہیں۔ جب صلیب سے اُتارا تو کسی ایک آدھ نے محسوس کیا کہ جان باقی ہے اس واسطے پہرہ داروں کی منت خوشامد کر کے ہڈیوں کے توڑنے سے بچالیا۔ یہودی کوئی موجود نہ تھا۔ سب عید فسح کی طیاری کے سبب چلے گئے اس واسطے جان بچ جانے کے اسباب پیدا ہو گئے اور جان بچاکر وہ کسی اور ملک کو چلے گئے۔

اُمید ہے کہ آپ کی تشفی کے واسطے یہ کافی ہوگا۔ ان اتنی بات آپکی اطلاع کے لئے اور لکھدیتا ہوں۔ چونکہ آپ مشن اسکول میں کام کرتے ہیں اس لئے آپکے لئے مفید ہوگی اور وہ یہ ہے کہ آپنے جو اپنے خط میں یسوع کے نبی معصوم ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور یسوعی لوگ اکثر اس بات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں سو اس کے جواب میں ایک مختصر بات ہے۔ انجیل میں تو صاف لکھا ہے کہ اس نے نیک ہونے سے بھی انکار کیا اور ظاہر ہے جو نیک نہیں وہ معصوم کیونکر ہے اور قرآن شریف میں کہیں عصمت کا لفظ حضرت عیسیٰ کے متعلق نہیں بولا گیا۔ ہاں قرآن شریف میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم کہا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کی عصمت کے متعلق قرآن شریف خاموش اور انجیل منکر ہے۔ پس کس طرح یسوعی لوگ یہ دعوے کر سکتے ہیں۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ قادیان۔ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

عذرِ نامعقول ثابت میکند الزام را

آجکل جس اخبار کو کھولو اس میں سڈیشن کے مقدمات کی کیفیت ہے اور مدعا علیہم ہندو ہیں۔ پٹیالہ میں خصوصیت کے ساتھ آریہ سماج پر مقدمہ چل رہے ہے لاہور میں بھی ایسے ہی لوگوں پر الزام ہے۔ خود حضور لاٹ صاحب بالقابہ نے ہندو لیڈروں کو صاف صاف کھلے کھلے الفاظ میں فرمادیا۔ کہ "ہندوستان کے اس حصہ میں ایسی کتابوں اور رسالوں کے اکثر مصنف ہندو ہی ہیں اور جن لوگوں نے خوفناک جرائم کئے ہیں یا جو بغاوت میں سزایاب ہوئے ہیں، اکثر ہندو جماعت کے ممبر ہیں"

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض آریہ مہاشے ہیں اور ان کے وہی دم خم پالٹیکس میں بھی دخل بھی دئے جاتے ہیں اور یہ بہی کہے جاتے ہیں کہ آریہ کوئی پولٹیکل باڈی نہیں وہ بے شک اس بات کے ثابت کرنے میں کہ ہماری جماعت باغی جماعت نہیں اور آریہ سماج پر پولٹیکل ہونے کا الزام غلط ہے اپنی مقدور بھر کوشش کریں۔ ہمیں اس بات سے کوئی بحث نہیں لیکن افسوس و شکایت کے قابل تو یہ امر ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو خواہ مخواہ ملزم ٹھہراتے ہیں ایسی کتابیں اور مضمون جن پر سڈیشن کے مقدمات ہو رہے ہیں تو خود شائع کرتے ہیں۔ مگر کہتے یوں ہیں کہ چونکہ ہم نے شدہی کی تحریک کی ہے اور مسلمانوں و عیسائیوں کا مباحثات میں ناطقہ بند کر دیا ہے اس لئے وہ ہمارے خلاف حکام کو برانگیختہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے لکھتے ہیں۔

"قدرتی طور پر پاسا پلٹتے ہوئے دیکھکر اور لینے کے دینے پڑتے ہوئے پاکر ہمارے عیسائی اور مسلمانوں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑے نہ صرف آگے بڑھنا مشکل ہو گیا بلکہ بعض صورتوں میں طے شدہ میدان کو چھوڑنا پڑا۔ بہت جھنجلائے۔ چیں بجبیں ہوئے ہاتھ پاؤں مارے سخت کلامی سے کام لیا۔ اور پھر ....

آریہ سماج کے مخالفوں کو نرالی چال سوجھی اور وہ یہ کہ اگر ایسی طاقت کے ساتھ آریہ سماج کی مٹھ بھیڑ کرادی جاوے۔ جو اس کو مذہب کے میدان میں نہیں بلکہ کسی اور میدان میں لتاڑ سکے۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ یاروں نے اس میں منصوبے باندہے اور لگے آریہ سماج کے خلاف گھڑنے باندہنے۔ حکام کا غلطی کر جانا قدرتی بات ہے۔" دوسری طرف میاں مسافر فرماتے ہیں۔

"بیچارے محمدیوں نے اس آتش صداقت کو فرو کرنے میں عرش تک فرشتے دوڑائے۔ آخر جب ہر طرح ناکامیاب ہو گئے تو چند روز سے باد موافق دیکھ کر ایک سر الاپنے لگے کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی ہے۔ حضرات! یہ ہیں۔ آریہ مہاشوں کی زہر میں بجھی ہوئی تحریریں کیا ان میں ذرہ بھر بھی صداقت کا شمہ ہے۔ کیا حکام ایسے ہی سادہ ہیں کہ وہ سکھلانے پڑہانے میں آجاتے ہیں۔ کیا جن کتابوں اور تحریروں کی بنا پر مقدمات چل رہے ہیں وہ مسلمانوں کی لکھی ہوئی یا شائع کی ہوئی ہیں۔ کیا پولٹیکل اخبارات مسلمانوں کے ہیں۔ کیا پالٹیکس میں جد و جہد اور اس کے لئے ولائت تک خط و کتابت اور انقلاب خیز رسالوں کی مانگ کسی مسلمان ذمہ وار لیڈر نے کی ہے۔ کیا لفٹیننٹ گورنر بالقابہ نے مسلمانوں کو ملزم ٹھہرایا ہے۔ جب ان میں سے ایک بات بھی نہیں۔ تو پھر یہ افترا پردازی کیوں ہے اور وہ کونسا میدان ہے، جو آریہ مہاشو! تم نے مسلمانوں کے مقابلہ پر مار لیا ہے کس مباحثہ میں تم لوگوں نے تہذیب سے کام لے کر شرائط کی پابندی کے ساتھ فتحیابی حاصل کی۔ ایک کا ہی نام تو لو۔ کیا جلسہ مہوتسو میں تمہاری تحریر چند سوالات کے جواب میں اُگلے رہی تہی۔ کیا لیکھرام تمہیں میں سے نہیں تہا۔ جو علمی مقابلہ میں عہدہ برآ نہ ہو سکا۔ تو پھر خدا کے برگزیدہ کے سامنے روحانی مقابلہ میں آیا اور وہ موہنہ کی کہائی۔ کہ اب تک اُس کا ماتم پڑا ہے۔ کیا کوئی ایسی کتاب یا رسالہ دکہا سکتے ہو۔ جس میں تہذیب و متانت کے ساتھ اسلام کے خلاف کوئی اعتراض کیا گیا ہو اور اس کا جواب نہ دیا گیا ہو۔ اگر چند جاہل و غیر ذمہ دار برائے نام مسلمانوں کو جن کا اکثر حصہ ہی اسلام و کفر کی درمیانی مگر اقرب الی الکفر حالت میں تہا تم نے شدھ کر لیا تو اس میں اسلام کو کیا نقصان پہونچا۔ تمہیں شائد معلوم نہ ہو۔ اس خداوند قادر و توانا عالم دینا کا جس نے تمام جہان کے مذاہب کے خلاف ہماری کتاب مجید کو ہمارے قبلہ و کعبہ کو دشمنوں کی دست برد سے خواہ وہ تحریف کے رنگ میں ہو یا تخریب کے ڈہنگ میں معجزانہ طور پر حسب پیشگوئی انا نحن نزلنا الذکر و انالہ لحافظون اور وجعلنا البیت مثابۃ للناس وقیاماً کے مطابق محفوظ و مصئون رکھا ہوا ہے۔ جو اس دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے ہر صدی کے سر پر عظیم الشان مجدد مبعوث فرماتا ہے۔ جو تمام مذاہب پر حجت ملزمہ قائم کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ سناتا ہے۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

یہ وعدہ ہے کہ اگر تم میں سے ایک مُرتد ہو تو میں اس کے بدلے میں ایک قوم دُونگا۔ جو خدا کی محبوب ہوگی۔ پس ہمیں تمہاری شدہی کا کیا خوف یا خطرہ ہو سکتا ہے اور ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم تمہارے مقابلے میں منصوبے کریں۔ جب کہ تمہارے فنا کرنے کے لئے خود تمہارے اپنے اعمال کافی ہیں۔ تمہارا طرز اور لٹریچر ایسا ہو کہ خود تمہارے اپنے بہائیوں کو اس سے شکایت ہے۔ پھر بھگت رام نگری کی کتاب ہی پڑھ لو۔ اندر کے صفحات کھولو۔ مقدمات جلا وطنیاں اور آئے دن کی پکڑ دھکڑ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ تم پالٹیکس میں بے جا طور پر حصہ لے رہے ہو یا بجا طور پر تم اگر اپنی بریت کرنی چاہتے ہو تو بے شک کرو۔ شوق سے کرو۔ مگر صداقت و عمل کے ساتھ ایک نامعقول عذر کو پیش کر کے کیوں خواہ مخواہ اپنے پر الزام ثابت کر رہے ہو۔ ہمیں تمہارے ساتھ کوئی بغض یا عداوت نہیں۔ تمہارا اور ہمارا مذہب ایک نہیں تو یہ عداوت کی بات نہیں۔ ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ متانت اور امن کی زندگی بسر کرو۔ تم دل کھول کر اسلام کے خلاف اعتراض پیش کرو۔ مگر عالمانہ رنگ میں تہذیب کے ساتھ شوخی و شرارت ہمیں نہ ہو کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں۔ بدزبانی اور گالیاں اور اسلام کے فخر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک چھوڑ دو۔ کہ ہم تمہارے کرشن و رامچندر جی مہاراج کو راستباز مانتے ہیں ان کی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ گورنمنٹ برطانیہ کو اپنے لئے رحمت سمجھو کہ اُس کے زیر سایہ تم نے اور ہم نے بہت آرام پایا ہے۔ گورنمنٹ تمہارے اور ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی پس اس کے ساتھ وفاداری اور اس کی اطاعت دلی خلوص کے ساتھ ہم پر لازم ہے اور ہم میں اس خلوص کا یہاں تک اہتمام ہے۔ کہ ہم کسی آنے والے زمانے میں کسی ایسے مہدی کے قائل نہیں جو آکر جنگ کرے اور اس بنا پر ہم دوسرے مسلمانوں سے ہی الگ ہو گئے ہم برادریوں سے خارج کئے گئے۔ ملازمتوں سے برطرف ہوئے

فرد اکبر کہلائے اور ہم نے اپنے بہائیوں سے ذرہ ذرہ وطن اپنا دیئے
کہ یہ شعر حسب حال ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا را

مگر ہم اپنے عقیدہ پر استوار رہے پس جب اپنے بہائیون سے ہم سے نباہ کار کرلی تو جو گورنمنٹ کے خلاف بدامنی کے خیالات اغیار کے ساتھ پھیلانے کے حامی ہوتے ہیں ان سے ہم کیا صلح کرسکتے ہیں۔

ایک داغ ذیل بر گوٹا چپ

اردو لٹریچر کی بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے اور اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ اس بات کا ادب نہائت شستہ اور عمدہ ہو چنانچہ اس مطلب کے لئے کئی انجمنیں قائم ہیں کئی رسالے جاری ہیں کئی جلسے ہوتے ہیں کئی مشاعرے کئے جاتے ہیں۔ مگر میں حیران ہوں کہ ہمارے اشامپ نویس صاحبان اسی پرانی لکیر کو پیٹے جاتے ہیں مندرجہ عنوان علیہ کے متعلق ایک فقرہ ہے جو آپ پنجاب میں ہر ایک اشامپ اور اس کی فروخت پر لکھا ہوا پائیں گے اور پھر لطف یہ کہ رجسٹرار کے دفتر تک یہی حال ہے۔ میں نے بطور نمونہ ایک فقرہ لکھ دیا ہے۔ اشامپ شروع سے آخر تک اس قسم کے مضحکہ انگیز فقرون سے بہرا ہوتا ہے اسکی حکماً اصلاح ہونی چاہیے تا یہ بھونڈا طرز تحریر اردو کے روشن ماتھے پر کلنک کا ٹیکا نہ ہو۔

گورنمنٹ کا شکریہ
مدرسہ تعلیم الاسلام

ہیڈ ماسٹر مدرسہ سالانہ گرانٹ کے بڑھ جانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ جس کے لئے ہم سررشتہ تعلیم کے بیدار مغز موقعہ شناس۔ ڈائرکٹر صاحب بالقابہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہون نے اپنی اس مہربانی آمیز توجہ سے چار لاکھ انسانون کے قلوب اپنے شکریے و امتنان سے بھر لئے ہیں۔ اس قطعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ کہاں تک تعلیم کی حامی ہے اور وہ اپنی رعایا کو جائز مدد دینے کا کوئی موقعہ بھی فروگذاشت نہیں کرتی۔ گرانٹ کی کمی کا جو سبب ہیڈ ماسٹر نے لکھا ہے۔ اس کی طرف قوم کی توجہ دلائی جاتی ہے

"اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال مدرسہ تعلیم الاسلام کو ایک سو ستانوے ۱۹۷ روپیہ ماہوار امداد ملی ہے۔ پچھلے سال کی امداد ایک سو سینتیس ۱۳۷ روپیہ تھی۔ انسپکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ اگر طلبا کی تعداد کم نہ ہوتی تو اس سال امداد اور بھی بہت زیادہ مل سکتی تھی اور انہون نے فرمایا تھا کہ اس امداد میں سے ہمیں بہت سا روپیہ اس لئے کاٹنا پڑا ہے کہ طلبا کی تعداد کافی نہیں۔ پس ہماری قوم کو توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اس اپنی قومی درسگاہ میں جلد اپنے بچون کو بھیجکر تعداد طلبا کو بڑھا دین۔ والسلام۔ صدرالدین ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

(قادیان)

بقیہ رباعیات و مسدس نعت نوتوم جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے

ہر سہ لکچر ہائے شملہ کو قبل ۵ اگست ۱۹۰۹ء کو پڑھی گئی

(سلسلہ کے لئے دیکھو مورخہ ۱۱- نومبر ۱۹۰۹ء ۶)

اللہ اللہ صحبت عالی میں کیا تاثیر تھی ✽ وحشیون کے رام کرنے کو عجب تسخیر تھی
ان کی بد اخلاقیون کیواسطے اکسیر تھی ✽ ان کی نصح قسمت ہی اچھی اور بھلی تقدیر تھی

آتشین جو صحبت والا سے نورانی ہوئے
خاک کے پُتلے سبھی قرآن سن کے روحانی ہوئے

غور سے دیکھو محمدؐ میں ہیں موسیٰ کی صفات ✽ نوح و ابراہیم اور الیاس و یحییٰ کی صفات
یونس و ایوب و ادریس اور عیسیٰ کی صفات ✽ اس میں اور اسکے غلامون میں ہیں یکسان صفات

مختصر یہ ہے کہ ہیں وہ مظہر کل انبیا
فیضیاب ان کی نبوت سے ہوئے سب اولیا

دیکھتے ہیں ہم خدا کو اس نبوت کے طفیل ✽ اس نبی ہاشمی کے بخت و دولت کے طفیل
چلنے میں سیدہی فقط اسکی ہدایت کے طفیل ✽ پاتے ہیں راہ خدا ان کی شریعت کے طفیل

اس نبوت کا قیامت تک برابر فیض ہے
یہ نبوت غور سے دیکھیں سراسر فیض ہے

قوم خوشخو ہو گئی حضرت کی سیرت دیکھ کر ✽ اچھی عادت دیکھ کر اور پیاری خصلت دیکھ کر
تلخ باتیں چھوڑ دیں ذوق حلاوت دیکھ کر ✽ وحشتیں سب اڑ گئیں اُنس و محبت دیکھ کر

ثاقب ادنیٰ مونہہ اسکا اور ان کی خصائل کا بیان
سیرت فخر عرب میں گنگ ہے اس کی زبان

دیکھئے گا اب جناب خواجہ صاحب کے کمال ✽ کیسی خوبی سے بیان کرنے ہیں حضرت کے خصال
ان کا وہ جاہ و جلال اور ان کا وہ حسن و جمال ✽ ہے بیان میں ان کے برکت اے خداوند جلال

وہ طلاقت ہے کہ گونج اٹھے سپہر کا ہال بھی
قال میں ہوجائے پیدا وجد بھی اور حال بھی

مُردے تھے وہ۔ حضرت نے جلایا انکو ✽ اندھے تھے ثروت دکھایا ان کو
بداوی ہوئے طاق علم و فن میں ثاقب ✽ اُمی نے عجب علم پڑھایا ان کو

[۱] غصے میں وہ تاصبوں ہو نکل جاتے تھے ✽ کٹ جاتے تھے ہر بات پہ جل جلتے تھے
[۲] ہوجاتے تو نیلے پیلے دم بھر میں عرب ✽ گرگٹ کی طرح رنگ بدل جاتے تھے

حضرت کے طفیل نیک اخلاق ہوئے ✽ خوشخوئی میں سب شہرۂ آفاق ہوئے
[۳] اعجاز سا اعجاز ہے اللہ اللہ ✽ علم اور عمل دونون میں سب طاق ہوئے

تیرہ سے ہیولیٰ کے جو۔ انہیں رام کیا ✽ توحید کو پھیلا ہی کے آرام کیا
[۴] اعجاز کہیں جائے تائید خدا ✽ اصنام کا گھر کعبہ اسلام کیا

کعبہ میں پہنچ کے کسر اصنام کیا ✽ توحید کو عشق ازبام کیا
[۵] اس پور براہیم نے بت توڑ دئے ✽ اللہ کے تیرے نے بڑا کام کیا
دشمن اسے گھر سے جدا کرتے ہیں ✽ حضرت ہیں کہ ان سے درگذر کرتے ہیں

مکہ کو جو فتح کرکے آتے ہیں گھر ✽ کہتے ہیں تمہارے دل میں گھر کرتے ہیں
دشمن جو بہت ہی شور و شر کرتے ہیں ✽ مکے سے مدینے کو سفر کرتے ہیں
[۷] جب ہوکے ظفریاب پہنچتے ہیں گھر ✽ کہتے ہیں کہ تم سے درگذر کرتے ہیں

کیا تم سے کہوں تھے اس میں کیا کیا جوہر ✽ ہمت کا ہنر دلاوری کا جوہر
[۸] تھے کان گہر احمد والا گوہر ✽ تھے جود و سخا کے ان میں صدہا جوہر

مردون کو نئے سے زندگانی بخشی ✽ زندون کو حیات جاودانی بخشی
[۹] کہتے ہیں جنہیں دشمن دین بے سامان ✽ دولت انہیں دے کے حکمرانی بخشی

گردون کے ایک ایک بتلائے اُس نے ✽ دنیا کے قوانین سکھائے اُس نے
[۱۰] ایسا نہ ہوا پڑھکے نہ ہو عالم ✽ لڑنے کے بھی آئین بتلائے اس نے

کفار سے آئے جبکہ آنحضرت تنگ ✽ دکھلایا تبھی ہو کے کرتے ہیں جنگ
[۱۱] دس دس پہ تھا بھاری ایک ایک انکا ✽ وہ ہاتھ دکھائے رہ گئے سارے دنگ

تھی دانش و عقل پر بنائے پیکار ✽ حکمت سے تھی خوب لڑتے میں سرکار
[۱۲] پیکار و نبرد یکھیں یہ تھوں کا ✽ لڑنے کیلئے بھی علم و فن ہے درکار

کس طرح گزارے جوانی کے دن ✽ شادی کو زمانہ شادمانی کے دن
[۱۳] نوخیز ادھیڑ سے بسر کرتا ہے ✽ نوعمر سے اپنی ناتوانی کے دن

ہے نفس کی خواہشون پہ قدرت اسکو ✽ ہے ساری ہی قوتوں پہ قوت اس کو
[۱۴] سمجھیں سا جو سمجھتے ہیں ہوا کے بندے ✽ ہر حال میں خوش رکھتی تھی عفت اسکو

ضرورت ہے

کتاب ست بچن اور راز الہ اوہام ہر دو حصہ اور فتح اسلام پہلے پرانے چھاپے کی مجھے مطلوب ہے۔ اگر کوئی صاحب ارسال فرماوین۔ تو بڑی عنائت ہو۔ قیمت کے واسطے دی پی کردین۔ (ایڈیٹر)

فطرت کی گواہی ۔حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری نے ایک نکتہ معرفت فرمایا۔ کہ پادری انگریزون تو سور کا گوشت بڑے مزے سے کہاتے ہیں اور اسے حلال و طیب سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو پگ (خنزیر) کہدیا جاوے۔ تو پہر اس کے تن بدن میں مرچیں لگ جاویں اور وہ اسے سزا دلائے بغیر نہ چھوڑے جس سے معلوم ہوا کہ خنزیر درحقیقت "رجس" اور بری چیز ہے

فنافی الشیخ بدقسمتی سے نقشبندیہ اس کے یہ معنے سمجھے ہیں کہ پیر کی صورت کا خیال اٹھتے بیٹھتے حتے کہ نماز میں بھی رکھا جائے اور اس قدر عکوف کیا جائے یہان تک کہ تصور شیخ تمام خیالات پر مستولی ہو جاوے اور ہر طرف وہی صورت نظر آئے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے مگر دراصل اس سے مراد ہے۔ کہ پیر کی اطاعت اور اخلاص میں یگانگت کی حد تک پہونچ جانا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں۔ جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا ہوا ہم نے ان کے لئے دعا کی تو الہام ہوا "تم پاس ہو گئے ہو" یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے کیونکہ مخلصون کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہونچ ہیں ایسے فقرہ آجاتے ہیں۔ حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اس سارٹیفکیٹ پر جو ان امام کے لکھے [illegible]

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ چودھواں ۱۴

سورۂ الحجر

(مورخہ ۹ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء رکوع ۳)

گذشتہ اشاعت سے آگے

فاخرج منہا۔ نکل جا تو اس مرتبہ سے۔

فانک رجیم۔ کیونکہ تو دھتکارا ہوا ہے۔

فانظرنی - یہ اس کی خواہش ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ شیطان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔ غلطی کرتے ہیں۔ ہاں فرمایا۔

الی یوم الوقت المعلوم۔ ہر آدمی کے ساتھ بقدر اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ نیک انسان بیدار ہوتا ہے پھر شیطان کا داؤ پیچ نہیں چلتا۔

عبادی۔ کچھ ضرورت نہیں کہ عبادی سے خاص بندے مراد لئے جاویں کسی آدمی پر شیطان کا غالب نہیں اپنا نتیجہ دوسرے کا کہنا مانتا ہے جیسا کہ میں نے کئی بڑے بڑے ڈاکوؤں سے پوچھا ہے اُنہوں نے مانا ہے کہ کوئی ہمیں جبراً نہیں لے جاتا بلکہ خود ہی جاتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ الحجر۔ رکوع ۴)

المتقین۔ تقوےٰ اختیار کرنے والے۔ ایسے لوگوں کے عقائد صحیح ہوتے ہیں۔ اللہ پر ایمان۔ فرشتوں پر۔ کتابوں پر۔ نبیوں پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان اور اعمال جو گنے ہیں اس لئے فرمایا۔ مال کو خرچ کریں۔ ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ سائلین۔ غلاموں کے آزاد کرنے پر۔ نماز پڑھیں۔ زکوٰۃ دیں۔ صابر ہوں۔ (تنگی۔ غریبی۔ لڑائی۔ بیماری کے اوقات میں) بس یہی متقی لوگ ہیں۔

کچھ اور نشان بتاتا ہے وہ سلامتی کے گھر میں رہتے ہیں۔ کسی نیک بندے کی نسبت ان کے دل میں رنجش نہیں رہتی۔

نبئ عبادی۔ امید دہیم دو پہلو ہیں۔ اللہ کے حضور میں پہونچنے کے لئے۔ اس کا ثبوت آگے آنیوالے بیان میں دیتا ہے۔

بغلٰیم۔ اس بچے کے جوان ہونے کی خبر بھی دیدی۔

الضالون۔ خدا کے صفات سے ناواقف ہیں۔

فما خطبکم۔ حضرت ابراہیم کا قلب محسوس کر رہا تھا۔ کہ یہ کوئی عذاب بھی لائے ہیں۔ اس لئے بشارت سنکر بھی دریافت کیا۔

قوم مجرمین۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف میں اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی انسان مرد سے بھی ایسا کرتا ہے۔

مورخہ ۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۵)

لوط کی قوم عرب کے شمال مغرب میں آباد تھی ان کی بستیاں لمبی تھیں۔ ایک کا نام سدوم ایک کا گمارا۔ ایک کا نام عموراہ۔ اسی واسطے اس قوم کے بدکاروں کو سدومی کہتے ہیں منکروں۔ ناپسند کئے گئے۔

فیہ یمترون۔ وہ عذاب جسمیں یہ شک کرتے تھے۔

لا یلتفت منکم احد۔ چونکہ عذاب میں گرفتار ہونے والی نے پیچھے مڑکر دیکھا تھا اس لئے دوسروں کو ایسا حکم ہوا۔ بعض حکم خاص مصلحت پر مبنی ہوتے ہیں۔

حیث تؤمرون۔ پاس ایک پہاڑ تھا اس پر چلے جانے کا حکم تھا۔

دابر۔ (۱) اول (۲) آخر (۳) جو پیچھے ہو دم رتبہ میں۔

یستبشرون۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت لوطؑ پر کسی قسم کا الزام آنے کے منتظر تھے۔

فلا تفضحون۔ مہمانوں کی بے عزتی کرکے مجھے ذلیل مت کرو۔

عن العالمین۔ ابنبی لوگوں کی مدد سے منع نہیں کیا۔

ان کنتم فاعلین۔ اگر تم اس مقدمہ کی تحقیق کرنا چاہتے ہو تو میری بیٹیوں کو دیکھو نمائش کرو۔

یعمھون۔ (۱) اندھے (۲) (۳) ناعاقبت اندیشی کرتے۔

للمتوسمین۔ وہ لوگ جو بڑی فراست والے ہوں اور عبرت پکڑنے والے۔

انھا۔ وہ بستیاں عذاب کا نشان۔

مقیم۔ موجود۔ واضح۔ وہاں کی جھیل کا نام۔ ڈیڈ سی۔ جھیل مُردار۔ جسمیں کوئی جاندار زندہ نہیں رہتا۔

الایکۃ۔ بن۔ جنگل۔ جس میں بہت سے درخت ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

لبامام۔ امام اس شاہ راہ اور اس شخص کو کہتے ہیں جس کی طرف لوگوں کا قصد ہو۔ چونکہ شاہ راہ کی طرف اکثر لوگ منزل تک پہونچنے۔

مورخہ ۱۷ر جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ الحجر۔ رکوع ۶)

الحجر۔ ثمود کی قوم جہاں رہتی تھی اس کو حجر کہتے ہیں۔

حجر میں بحث ہوئی ہے کہ حجر کیا چیز تھی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس قوم کے دار السلطنت کا نام ہے بعض اس میدان کا نام بتاتے ہیں۔ جدیدہ۔ حضرموت۔ حجاز۔ تہامہ کے علاقہ قرون کو حجر کہتے ہیں۔ وہاں کی قوم ثمود میں صالح نبی آئے تھے بہت سے نبی۔

آیاتنا۔ اپنے احکام۔

وکانوا ینحتون من الجبال۔ اس زمانے میں بھی اس کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یعنی پہاڑ کو ڈھیان بنانا۔ ایک سہل زمین ہوتی ہے ایک جبلی زمین۔ دونوں مقامات پر اس زمانے کے لوگ بھی کوٹھیاں وغیرہ بناتے ہیں اور اس پر اتراتے ہیں۔

الصیحۃ۔ اس کے معنے عذاب کے ہیں۔ آواز کے معنے بھی درست ہیں۔ جب پہاڑوں میں بڑے بڑے زلزلے آتے ہیں تو زلزلوں سے پہلے گونج اور گرج پیدا ہوتی ہے۔

صاح الزمان لآل برمك صیحۃ۔ خروا لصیحۃ علی الاذقان۔

برمک ایک قوم تھی۔ جس نے حضرت ہارون الرشید علیہ رحمۃ اللہ کے زمانے میں بڑی ترقی کی۔ اونھوں نے تمام طاقتور جاگیروں اور علاقوں بلکہ شعراء و علماء کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ ہارون الرشید نے ان کی نیت پر اطلاع پاکر انہیں ایک ہی وقت میں ہلاک کر دیا۔ شاعروں کو چونکہ بہت انعام دیتے تھے اس لئے اونھوں نے ان کی سخاوتوں کی بڑی تعریف کی ہے۔

وماخلقنا السموات۔ یہ آیت اس اعتراض کے جواب میں ہے۔ جو اخذتہم الصیحۃ سے کسی ناوان کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ زلزلے آنا تو ایک نیچرل رول ہے۔ پھر زلزلہ آنے پر صلحاء کی ہلاکت بھی ہو جاتی ہے۔ فرماتا ہے۔ آسمان و زمین کو ہم نے حق و حکمت سے پیدا کیا۔ ہم نے پہلے ہی سے یہ انتظام کر رکھا ہے۔ عذاب اسی وقت آئیگا۔ جب صلحاء بالعموم نہ رہے اور زلزلہ اگر کسی ظاہری سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کا باطنی سبب بھی ہے۔ اور ہم اسے خوب جانتے ہیں۔

فاصفح الصفح الجمیل۔ عذاب کے لانے کے لئے صبر بھی بہت مفید ہے۔ یہاں سے ایک اخبار شبھ چنتک نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت مفتریانہ اور معترضانہ حملے کرتا۔ میرے دل میں بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اُٹھتا۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ تو فرمایا کہ تمہارے جواب سے کیا بنے گا۔ صبر کرو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ پھر ایک موقعہ آیا۔ تو آپ نے توجہ فرمائی اور ایسی توجہ فرمائی۔ کہ جناب الٰہی سے درست تو فا[illegible] ان کا صفایا ہی ہو گیا۔

سبعاً۔ اس کے معنے سات آیتیں۔ یعنی الحمد شریف۔ یہ ان آیتوں میں سے ہیں۔ جو کئی بار نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ دن رات میں بالعموم چالیس رکعتوں میں یہ سورۃ دُہرائی جاتی ہے۔ کئی تابعین نے کہا ہے۔ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ ان سات سورتوں کا نام سبع مثانی ہے۔ بعض نے توبہ کی بجائے یونس کو رکھا ہے۔ کیونکہ ان کا بیان آپس میں ملتا جلتا اور دُہرا دُہرا ہے۔

لاتمدن عینیك۔ قرآن شریف ایسی نعمت کے مقابلہ میں اس فانی دولت کی کچھ پروا نہ کرو اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔

ازواجاً۔ رنگ برنگ۔

المقتسمین۔ مقتسم کے کئی معنے کئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ یومنون ببعض ویکفرون ببعض۔ دوم یہ تقاسموا باللہ۔ جیسے حضرت ثمود کی قوم نے قسم کھائی تھی۔ کہ رات حضرت صالح کو مار ڈالیں گے۔ اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں ۹ آدمیوں نے بھی مشورہ کیا۔ (۳) تقاسموا علی سبل مکۃ۔ کفار نے اسلام کے خلاف اُبھارنے کے لئے مختلف شاہراہوں پر آدمی مقرر کر رکھے تھے۔ اس کا نمونہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ لوگوں کے بہکانے کے لئے رستوں میں اپنے ایجنٹ چھوڑ دیتے ہیں (۴) عجیب عجیب معنے کر کے کئی فرقے بنا دئے۔ چھ شخصوں کے نام مجھے یاد آ گئے۔ (۱) اسود بن زرارہ (۲) اسود بن زہرہ (۳) ولید مخزومی (۴) عاص سہمی (۵) اسود بن مطلب (۶) حارث خزاعی۔ یہ سب کے سب مختلف عبرت و دہشت ناک امراض سے ہلاک ہوئے۔

فسبح بحمد ربك۔ بعض لوگوں نے سجدوں میں عجیب عجیب طرح کی دعائیں قرآن شریف کی مختلف آیات سے کر پڑھنی شروع کر دی ہیں حالانکہ سجدوں میں قرآنی دعاؤں کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ وہ دیکھیں۔ کہ یہاں جو صاف حکم ہے اس کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کس طرح فرمائی۔ رکوع و سجود میں پڑھا جاتا ہے۔ سبحانك اللھم ربنا وبحمدك اللہم اغفرلی حضرت مجدد الف ثانی نے اس کے متعلق کہ رات کو سبحان اللہ۔ الحمد للہ اللہ اکبر پڑھ کر سونے ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ کہ جیسا کسی کو تحفہ ہدیہ دیں ویسا ہی انعام ملتا ہے۔ جناب الٰہی میں جو تسبیح و تحمید کا ہدیہ پیش کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں اس شخص کو جس نے ہدیہ پیش کیا۔ گناہوں سے پاک کر دے گا۔ و بندہ خصائل [illegible]

یاتیك الیقین۔ یقین سے مراد موت ہے۔

یہاں سورۃ الحجر کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۃ النحل

مورخہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱)

چند سورتیں۔ الر۔ المر سے شروع ہوتی ہیں یہ لفظ بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ تم لوگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کیا وہ میں خوب دیکھ رہا ہوں۔

اب اس سورۃ میں اس کے نتیجہ کا ذکر کرتا ہے۔

امر اللہ۔ امر کے معنے حکم کے ہیں۔ لاتستعجلوہ سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں وعید کا مذکور ہے

ینزل الملائکۃ۔ شرک کے دفعیہ کے لئے اس نے فرشتوں کو اپنا کلام دے کر نازل کیا علی من یشاء۔ مراد ہمارے نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔

بالحق۔ ازل میں مقدر تھا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوں گے اور لوگ ان کے مقابل میں شرارتیں کریں گے۔ جو سزا پائیں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق انتظام ہو رہا ہے۔

ہون گے۔ شیعہ قوم بھی غور کرے۔ جو مہاجرین کی معائب شماری اپنا فرض سمجھتی ہے یاد رکھو۔ کہ جو شخص کچھ اللہ کے لئے چھوڑتا ہے۔ وہ دنیا میں اُس کا بدلہ پاتا ہے۔
ولاجر الاخرة۔ دنیا کے سکھ سے اجر آخرۃ پر دلیل قائم کی۔ جب ایک بات حاصل ہوگئی۔ تو بدلیل اربعہ متناسبہ دوسری ضرور حاصل ہو گی۔

الذین صبروا۔ نیکیوں پر قائم رہنا اور بدیوں سے رکنا۔ صبر ہے۔

الا رجالاً۔ الا بمعنے غیر ہے۔

اھل الذکر۔ قرآن شریف میں دوسرے مقام پر ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ اور فرمایا۔ ان الذین کفروا بالذکر لما جاءھم۔ جس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے۔ انزلنا الیك الذکر میں بھی اس کی تشریح فرمائی۔ (صاحب الذکر سے اہل اسلام مراد ہیں)

الذین مکروا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کر دیں۔ قتل کر دیں۔ یا جلا وطن کر دیں۔ کفار مشرکین یہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ان یخسف اللہ بھم الارض۔ اس ملک میں ہم تمہیں ذلیل کر دیں۔ ایک شعر یاد آ گیا۔ حماسہ میں ابو ثمامہ کا شعر ہے۔

وان ابیتم فانا معشر انف لا نطعم الخسف ان السم مشروب

علی تخوف۔ تخوف کے معنے عربی زبان میں گھٹنے کے ہیں۔ یعنی ہم تمہیں ایسے گرفتار کریں کہ تم گھٹتے جاؤ۔

مورخہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ النحل رکوع ۱۳)

قال اللہ۔ اور فرمایا ہے اللہ نے۔

الٰھین اثنین۔ دو معبود کبھی نہ بناؤ۔ چہ جائیکہ دو سے زیادہ۔

فایای فارھبون۔ اس کے ترجمہ کی اُردو زبان متحمل نہیں ہو سکتی۔ ت۔ ایای۔ ت تین چیزیں ہیں [illegible]

الدین۔ دین کے معنے۔ مذہب و ملت۔ فرمانبرداری۔ جزا و سزا۔

واصباً۔ دائماً۔ ہمیشہ۔ ایک شعر یاد آ گیا۔ بڑے آدمی کا جو زبان عربی کا امام ہے۔

لا یبتغی الحمد القلیل بقاءہ۔ یوماً۔ بذم الدھر اجمع واصباً۔

یعنی ایسی مدح کسی کی نہیں چاہتا۔ جس کا بقا تھوڑی مدت ہو اور جو لعنت۔ بُرائی ہے وہ ہمیشہ تک چلی جاوے۔

تجئرون۔ تضرع یاد کرتے ہو۔ آوازیں اٹھاتے ہو۔ گڑگڑاتے ہو۔ زاری کا لفظ ہمارے ملک میں اس کے لئے رائج ہے۔

لیکفروا۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ کفر نعمت کریں۔

مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورۂ النحل۔ رکوع ۱۴)

لو یؤاخذ اللہ الناس بظلمھم۔ کس قدر بدکاریاں ہوتی ہیں۔ کس قدر بدمعاملگیاں ہوتی ہیں۔ کس قدر شرک ہوتا ہے۔ اگر ان سب کی سزا میں اللہ پکڑے۔ تو سب ہی ہلاک ہو جاویں۔ جب آدمی ہلاک ہو گئے۔ تو حیوان وغیرہ خود بخود ہی مر گئے۔ کیونکہ یہ تو انسان کی خاطر ہے ہیں۔

لا یستاخرون ساعة۔ آئے ہوئے وقت کو پیچھے نہیں کر سکتے۔

ایک بزرگ کی بات سناتا ہوں۔ ان سے کسی نے کہا۔ میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے۔ مجھے تو بڑا ہی نفع ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اس بزرگ نے کہا کہ جتنا پانی تم اب تک ملا چکے ہو۔ اتنا ایک گڑھا کھود کر اس میں پانی ڈالو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ تو اس کے گلے تک آیا۔ بزرگ نے فرمایا۔ دیکھو ابھی تمہارے ڈوبنے کا وقت نہیں آیا۔ غرض بدکار کی بدکاری کی سزا کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔

ولا یستقدمون۔ اور نہ پہلے کر سکتے ہیں۔

لاجرم۔ لابد۔ ضرور۔ جرم کے معنے کسب کے بھی کئے ہیں پس لاحرف تاکید ہوگا۔

مفرطون۔ ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ افراط سے ہے۔ عربی زبان میں فرط اُسے کہتے ہیں۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انا فرطکم علی الحوض۔ بچہ فوت ہوتا ہے۔ اس کے لئے دعا ہوتی ہے۔ اللھم اجعلہ لنا فرطاً۔

ایک فارط ہوتا ہے "جو آپ جاتا ہے۔ اور جو اس کے بھیجا ہوتا ہے۔ اسے فرط کہتے ہیں۔

فارط اور فراط کے لئے ایک شعر یاد آ گیا۔ فاستعجلونا وکانوا من صحابتنا کما تعجل

مفرطون کے معنے ہوئے (آگے بھیجے گئے)۔

اللہ نے انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں دی ہوئی ہیں۔ اگر غضب ہے۔ تو ساتھ رحم بھی ہے اگر عفت ہے تو شہوت بھی۔ انسان کو اللہ نے حکومت بخشی ہے۔ کہ وہ غضب و رحم میں۔ عفت و شہوت۔ حرص و قناعت میں عدل قائم رکھ سکے۔ ہر ایک کو اپنی حد سے نہ بڑھنے دے۔ لیکن کسی کی تحریک سے متاثر ہو کر وہ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ جب ایسی باتیں کثرت سے بڑھ جاتی ہیں۔ تو ان سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز فرماتا ہے۔ پھر ان کے بعد خلفاء ہوتے ہیں۔ ان کے نواب ہوتے ہیں۔

فھو ولیھم۔ ایماندار وں کا تو اللہ والی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ مگر وہ جو کفر کرتے ہیں ان کا ولی شیطان ہوتا ہے۔

انزل من السماء ماءً۔ زمین میں بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں تفریق نہیں ہو سکتی۔ مگر بارش جب برستی ہے۔ تو ہر بیج پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ گلاب ہے۔ اور یہ سیتا ناسی۔ اسی طرح وحی الٰہی آ کر حق و باطل سے ممتاز کر دیتی ہے۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

تلاشِ عزیز

سید فضل شاہ ولد سید باقر علی شاہ ساکن بھنبار ڈاکخانہ بھاگ نگر ضلع گجرات عمر ۱۳ سال - درمیانہ قد - تر اشریف خواندہ - خوش رو - سرخ و سفید رنگ - تیز زبان اس حلیہ کا لڑکا کسی بھائی کو ملے - تو دفتر بدر میں اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں -

الخطبہ

ایک قرآن شریف خواندہ لڑکی کے لئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو ذات کا حجام مگر تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہو خط و کتابت معرفت دفتر بدر مع ٹکٹ چار آنہ -

(۲) ایک اور ۱۵ سالہ لڑکی قریشی النسب "تا مڈل تعلیم یافتہ کے لئے جو دستکاری میں بھی کمال رکھتی ہے رشتہ کی ضرورت ہے جو احمدی برسر روزگار ہو۔ (جب تک چار آنے کے ٹکٹ نہ آوین گے کسی درخواست پر کوئی توجہ نہ ہوگی

جنازہ غائب

احباب بابو عبد الرحمان صاحب کلکتہ کی والدہ اور برادر روشن دین صاحب کے بھتیجے کا جنازہ غائب پڑھیں

التجاء دعا

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جو امتحان انٹرنس میں اپیر ہونے والے ہیں - تمام احباب سے دعائے کامیابی کے لئے درخواست کرتے ہیں - ضرور بالالتزام دعا کی جاوے -

مدینۃ المسیح

تعمیر بورڈنگ ہوس بھی عنقریب شروع ہونیوالی ہے - بورڈنگ ہوس سے پہلے اس مسجد کی بنیاد رکھی جاوے گی جس کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ چندہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے فراہم کر کے دیا ہے اور اڑھائی ہزار ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کی ہمشیرہ مرحومہ کی وصیت کا ہے اس مسجد کے علاوہ جامع مسجد موجودہ کی توسیع کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور امید ہے - کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایک بڑا کمرہ پرانی مسجد کے برابر چوڑائی میں اور لمبائی میں قریباً ۴۰ فٹ اور اس نئے کمرے اور پرانے کمرے کے سامنے ایک برآمدہ جو ۸۰ فٹ سے زیادہ لمبا ہو گا تیار ہو جاویگا - اس توسیع پر غالباً تین ہزار کے قریب خرچ ہو گا - مگر یہ کام نہائت ضروری تہا اور اس سے امید ہے سالانہ جلسہ کے اجتماع کے لئے عمدہ جگہ نکل آئے گی اس کے لئے بالفعل عام چندہ کی تحریک کرنی مناسب نہیں سمجھی گئی - مگر سالانہ جلسہ کے اخراجات کے چندہ میں جیسا - احباب اس بات کو مدنظر رکہین کہ دو ہزار روپیہ اخراجات جلسہ کے لئے سب انجمنیں اور احباب کوشش کرین جلسہ میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں اور اس رقم کا بہت جلد پورا ہونا ضروری ہے مساجد کی تعمیر اور توسیع بجائے خود ایک اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے اور اس پر مزید یہ کہ سلسلہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں اسی اثنا میں میں احباب کو اس طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ لنگر خانہ کی مد بہ سبب کمی آمد روز بروز زیادہ مقروض ہوتی چلی جا رہی ہے - حضرت مسیح موعودؑ کے وقت ان تنگیوں کے وقت میں سال میں ایک یا دو دفعہ خاص چندہ لنگر خانہ کا ہو جایا کرتا تھا اب بھی اگر احباب توجہ کرین تو کوئی بڑی بات نہیں مالوں میں برکت دینے والا وہی خدا ہے جسکی راہ میں یہ خرچ ہو رہے ہیں -

(ریویو)

ندوۃ العلماء کی عمارت اور خلوص مذہبی کا ایک عجیب منظر

یکم محرم ۱۳۲۸ھ روز جمعہ کو تمام طلبائے دارالعلوم اس مقام پر جہان دارالعلوم کی جدید عمارت تعمیر ہو رہی ہے اس قدیم مذہبی خدمت کو انجام دینے کے لئے جمع ہوئے جو ان کا آبائی شعار ہے - کمرہ خاص فن تفسیر کے لئے تعمیر ہو رہا ہے - طلبائے دارالعلوم ندوہ نے اس کے پاس جا کر تمام مزدوروں کو ہٹا دیا اور خود اپنے ہاتھ سے چونا - گارا - اینٹیں لا کر ڈھیر کرنی شروع کین معمار کام بناتے جاتے تھے اور لڑکے ان کو مصالحہ دیتے تھے -

(بدر) - ان الفاظ کو میں پڑھ کر میں بہت خوش ہوا - مگر مجھے اس سے آگے یہ الفاظ پڑھ کر کہ جب یہ رسم ادا ہو چکی" بہت ہی افسوس ہوا - گویا جو کچھ کیا گیا وہ محض ایک مضحکہ خیز نقل تھی جیسا کہ عام طور پر تماشوں میں دکھائی جاتی ہیں اور اس میں کوئی خوبی نہیں اور نہ ایسے پرزور الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت تھی ابوالانبیاء اور سید الانبیاء نے خود اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اٹھایا ہے - طلبا ندوہ کے ان سے بڑھ کر نہیں تاہم ہم خوش ہوتے اگر تفسیر کا کمرہ یہ طلبۃ العلوم اپنے ہاتھوں سے تیار کرتے - تمام خیز قوان میں سے چند باہمت ہی ہر روز باری باری شامل ہوتے - چند منٹوں کے لئے ایک فعل بطور رسم و نقل ادا کرنا سلف صالحین کے کارناموں پر پرلے درجے کا استہزار و تمسخر ہے - اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم کرے - یہاں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک کمرہ یہاں کے استادوں اور طلبۃ العلوم نے ایک رات میں بنایا تھا - یہ ہے صحابہ کرام کا نمونہ اور سلف صالحین کی طرح کا کام - یہ سطور دردِ دل سے لکھی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں -

واذا النفوس زوجت

پیرس کا نامور اخبار "ولبرٹی" ہے کہ جنوری میں پیرس کے مشہور معروف بلند ترین مینار ایفل ٹاور کی چوٹی سے نیویارک کے سب سے اونچے مینار کی چوٹی تک بذریعہ ٹیلیفون زبانی بات چیت کی جاوے گی - اس مہتم بالشان مقصد کی تکمیل کے لئے جن آلات سے کام لینا ضروری ہے - وہ پیرس و نیویارک کے میناروں پر لگائے جا چکے ہیں اور کوشش کرنے والے جن میں فرانس و امریکہ کے بعض مشتاق سائنٹسٹ و ماہرین برق شامل ہیں - اپنے اس ابتدائی تجربہ کی کامیابی کا پختہ یقین رکھتے ہیں - فرانس و امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کا چار ہزار میل کا عرض حائل ہے مگر یہ لوگ سمندر کو مزاحم ہونے کی بجائے آواز کے صحیح و سالم پہنچا دینے میں معاون سمجھتے ہیں - اور امید رکھتے ہیں کہ اول آزمائش کامیاب ہونے کے بعد وہ پیرس و نیویارک کے ابین ٹیلیفون کی مستقل سروس قائم کر سکیں گے -

اردو اور فارسی زبانوں کی اعلیٰ قابلیت کے سرکاری امتحانات ۵ تا ۱۰ اپریل ۱۹۱۰ء میں لئے جاوین گے -

طغیانی حیدر آباد کی تباہ شدہ آبادی محلے کے لئے حضور نظام نے عمدہ مکانات قطار دار تعمیر کرائے -

خان بہادر شمس العالم کی سازش قتل کے متعلق للت کمار چٹرجی پلیڈر گرفتار معہ اپنے کلارک کے پکڑا گیا ہے -

عرصہ تین ماہ میں ساحل خلیج فارس پر ناجائز اسلحہ کی ۶½ ہزار رائفلیں ۸½ لاکھ کارتوس ضبط کئے گئے -

بھائی پرمانند ایم - اے کی مزید تلاشی کے کاغذات میں ایک اور چٹھی لالہ لاجپت رائے کی پیش کی گئی اور ایک کاغذ خود پرمانند کا لکھا ہو جس میں اس بات کی تفصیل دی گئی ہے کہ انگریزوں کے بعد ہندوستان کا انتظام حکومت کس اصول پر خاطر خواہ ہو گا - (فال نصرت)

ڈاک ولایت کی خبر ہے کہ ڈیوک آف کناٹ آئندہ گورنر جنرل کینیڈا ہوں گے اہل کینیڈا خوش ہیں

برٹش پارلیمنٹ کے الیکشن میں منجملہ ۶۷۰ کے ۶۲۶ ممبر منتخب کئے گئے صرف ۴۴ ابھی باقی ہیں - کنسرویٹو پارٹی کے ۲۵۸ ممبر چنے گئے - لبرل کے ۲۵۳ - لیبرل پارٹی کے ۴۰ - آئرش کے ۷۵ ہیں لبرل پارٹی کے ممبروں میں صرف پانچ کی کمی ہے اور لیبر پارٹی ملا کر ۵ سو کی بیشی خاطر خواہ سمجھی گئی -

مسٹر اسکوئتھ بدستور وزیر اعظم رہیں گے وہ خاص مشورہ کے لئے موقعہ لنڈن میں واپس گئے ہیں لارڈ مارلے صاحب بھی بدستور وزیر ہند رہیں گے کنسرویٹو اخبارات ابتدائی خوشیوں پر شرمندہ ہیں - آسٹریلیا کے شمالی کان کنوں کی انجمن نے بریز بانٹ کو جرمانہ ہڑتال کر کے شرائط ایک سال قید بامشقت ہوئی ہے -

کشتہ جریان (مقوی باہ)

جریان ۔ نزلہ ۔ زکام ۔ درد کمر ۔ کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے اور اکثر ثابت ہوا ہے خداوند تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا ۔ جریان کی شناخت ۔ پیشاب کے پہلے یا پیچھے دھات کا نکلنا ۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اس کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مالیخولیا ۔ نسیان ۔ کمی خون ۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ ۔ بینائی کا کم ہونا ۔ ناامیدی ۔ بے خوابی ۔ غمگینی ۔ خوف وغیرہ ۔ نزلہ ۔ کسی رطوبت کا گلے یا معدے یا پھیپھڑے پر گرنا ۔ زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مرگی ۔ سل نمونیا ۔ ذات الجنب ۔ فالج ۔ جوڑوں کا درد ۔ آنکھ ۔ کان ۔ دانت کی بیماریاں ۔ ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے بلحاظ محنت اور خوراک کے قیمت بہت کم ہے ۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے قیمت فی تولہ عـ۸ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نیز میرے پاس سرمہ میرا چینی قسم اول اور قسم دوم بھی موجود ہے ۔ اول کی قیمت فی تولہ عـہ اور دوسرے کی قیمت صـ ہے ۔

المشتہر عبدالرحمان کا غانی احمدی شفا خانہ حکیم مولوی نورالدین صاحب قادیان

اعلان

لنگی تیار ریشمی کلاہ و پٹی وکشمیری لوئی و ملیک و مبیل وکرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بازار ریٹ ایک آنہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ فائدہ رہیگا

المشتہر ۔ شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راول پنڈی ۔ وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجربہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے اس لئے میں نے بڑی محنت سے اصلی میرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے اور آپ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس واسطے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی میرا ہے میرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب دے کر طیار کئے ہیں ۔ اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہوں ۔ چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول عـ۸ درجہ دوم عـہ ہے ۔ سوم عـ۲ ۔ قیمت میرا قسم اول عـہ ۔ قسم دوم عـہ

المشتہر ۔ احمد نور ۔ کابلی ۔ مہاجر از قادیان (گورداسپور)

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریوں صندوق فولاد اور صندوقچیوں کے بنانے کے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہوں اور نہ اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک ہونے کی اطلاع ہے ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں ۔ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا آہنی صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا ۔ نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیج دینگے ۔

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابون کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جس میں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن تیار ہوتے ہیں ۔ جو صاحب صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کر کے فیصلہ کر کے اس میں فائدہ اٹھاویں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

المشتہر ۔ حکیم محمد دین ۔ دروازہ ویہ سنگھ (گوجرانوالہ)